بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کے سلسلے میں اب تک جو اقدامات کئے گئے ہیں ان کے پیش نظر بجا طور پر یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ رفتہ رفتہ ہمارا ملک اسلام کے دیئے ہوئے آفاقی اصولوں پر عمل ہو کر انسانی اخوت، مساوات اور بھائی چارے پر مبنی اسلامی معاشرہ کی برکتوں سے متمتع ہو جائے حال ہی میں زکوٰۃ اور عشر کے نفاذ کا جو اہم قدم اٹھایا گیا ہے اس کے ذریعے پاکستان کو صحیح معنوں میں ایک اسلامی، فلاحی مملکت بنانے میں مدد ملے گی۔ اقتصادیات کے اس دور میں اقتصادی مسائل کو جو اہمیت حاصل ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ موجودہ دنیا کا کوئی بھی نظام حیات، چاہے اس کا تعلق کسی بھی نظریہ حیات یا مکتب فکر سے ہو انسان کے معاشی مسئلہ کو نظر انداز نہیں کرتا ہے لیکن وہ اس مسئلے کا جو حل تجویز کرتا ہے اس سے معاشی مسئلہ اگر حل بھی ہو جائے تو اس کی جگہ کچھ نئے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسلام نے انسان کے معاشی مسئلے کا جو حل پیش کیا ہے وہ ایک متوازن حل ہے جس کے نفاذ کے بعد یہ صورتحال پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اسلام کے اصولوں کو اس کے مجموعی خاکے کے اندر رکھ کر دیکھا جائے اور بحیثیت مجموعی ان کو عمل میں لایا جائے۔ یہی ایک صورت ہے جس سے ہم اسلامی احکام، اصول اور اقدار کی برکتوں سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں۔ زکوٰۃ اور عشر کا نفاذ چونکہ ایک جزوی قدم ہے اور پاکستان میں حکومتی سطح پر پہلی بار اس کا تجربہ کیا جا رہا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس کے وہ نتائج برآمد نہ ہوں جن کی توقع کی جا رہی ہے۔ اس تجربے میں بعض کوتاہیاں بھی ہو سکتی ہیں۔ لیکن کوتاہیوں یا خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہونے کے اندیشے سے کسی اچھے فیصلے کو مؤخر کرنا اور ملتوی رکھنا بھی قرین مصلحت نہیں۔ اصلاح کرو اور غلطی کے

کے مقولے پر عمل پیرا ہو کر ہم ایک نہ ایک دن اس منزل کو ضرور پالیں گے جس کے لئے پاکستان کا قیام عمل میں آیا تھا۔

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں جس عزم و ارادے کا اظہار ایک مرتبہ نہیں بار بار کیا ہے اور اس ضمن میں وقفے وقفے سے جو عملی اقدامات کیے گئے ہیں ان کا پاکستان کے ہر طبقے اور ہر حلقے میں، بحیثیت مجموعی دیکھا جائے تو خیر مقدم کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ جب لوگ اسلامی اصولوں کی برکتوں سے عملاً مستفیض ہوں گے تو اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد میں پہلے سے زیادہ سرگرمی اور جوش عمل کا مظاہرہ کریں گے۔ لیکن پاکستان میں ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو اسلامی نظام کے قیام کے سلسلے میں ہونیوالی پیش رفت سے خوش نہیں ہے۔ اگرچہ تعداد کے اعتبار سے اس کی حیثیت نہ ہونے کے برابر ہے۔ ظاہر ہے یہ لوگ جہاں تک ان کا بس چلے گا روڑے اٹکانے کی کوشش کریں گے۔ ان کی طرف سے عامۃ المسلمین کو ہوشیار اور خبردار رہنے کی ضرورت ہے۔ یہ طبقہ ہر قدم پر یہ کوشش کرے گا کہ پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کا جو تجربہ کیا جا رہا ہے اسے ناکام بنا دیا جائے۔ اسلامی نظام کے قیام کے حامیوں کے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ یہ حقیقت ان کے پیش نظر رہنی چاہئیے کہ خدانخواستہ پاکستان میں یہ تجربہ ناکام ہو گیا تو اسلام ہی کے حق میں نہیں بلکہ مسلمانوں کے حق میں یہ ایک بہت بڑا المیہ ہوگا۔ اور پاکستان اس منزل سے بہت دور چلا جائے گا جس کے لئے اس کا قیام عمل میں آیا تھا اور جس منزل کی طرف خدا خدا کر کے ہم نے ابھی بمشکل چند قدم اٹھائے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حکومت کے اہل کاروں اجتماعی تنظیموں اور مسلم عوام کو عمل کی توفیق ارزانی فرمائے اور وہ اللہ کے دیئے ہوئے بابرکت نظام کو پورا پورا نافذ کر کے اس کے ثمرات سے کما حقہ بہرہ اندوز ہوں۔ آمین!

(مدیر)